Registered

No. L. 89.

اخبار نور افشاں لودیانہ



حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۴۷) — مطبوعہ ۲۳ نومبر ۱۹۰۰ء بروز جمعہ — جلد (۲۸)

گلدستۂ اخبارات

دربار کاشمیر افزائش نسل خچراں کے مسئلہ پر غور کر رہا ہے ۔ کرنل وگنٹ محکمہ کمسرئیٹ کے ٹھیکوں اور حساب کی پڑتال دسمبر تک کرتے رہیں گے ۔ **ضلع** لاہور میں بیماری کی شدت نے آفت ڈھا رکھی ہے ۔ اور فیروزپور میں تو بخار نے آبادی کو نہایت سخت تنگ کر دیا ۔ ایسے گھر بہت کم ہیں کہ جہاں بخار نے اپنا قدم نہ رکھا ہو ۔ **اہل** جالندھر کنور ہرنام سنگھ صاحب کو ایک گارڈن پارٹی اور ایک ایڈریس دینا چاہتے ہیں ۔ بیشک کنور صاحب ممدوح نہایت قابل اور لائق اور خیر خواہ ملک ہیں ۔ **پٹیالہ** میں مہاراجہ پٹیالہ کے عین عالم شباب میں مر جانے سے سخت رنج و غم چھایا ہوا ہے ۔ **برٹش** کانگرس کمیٹی کی طرف سے مسٹر گارڈن ہیوٹ ڈلیگیٹ ہو کر لاہور میں آئیں گے ۔ صاحب ممدوح اخبار مسمی انڈیا کے اڈیٹر ہیں ۔ **جالندھر** بار کے ممبروں نے بخشی جیشی رام کی بے وقت موت پر ان کے خاندان کو تسلی دینے اور ان سے اظہار ہمدردی کرنے کا رزولیوشن پاس کیا ۔ **گھوڑ دوڑ** ۔ پولو ۔ کرکٹ کے کھیل میں مہاراجہ پٹیالہ نے بڑی شہرت حاصل کی ۔ مہاراج نے جو پانسو گھوڑے گھوڑ دوڑ کے لئے رکھ چھوڑے تھے بحکم گورنمنٹ فروخت کر دیئے جائیں گے ۔ اور جو لوگ ان کھیلوں پر نوکر تھے موقوف کر دیئے جائیں گے ۔ **کہتے** ہیں کہ نیشنل کانگرس کے پریذیڈنٹ امرسیل راؤ بہادر چنولس ہونگے ۔ **مسٹر** ایڈلبرٹ ٹالباٹ صاحب ریذیڈنسی کشمیر کا چارج کپتان ڈین صاحب کو دیکر روانہ ہو گئے ۔

لدھیانہ جاکھل ریلوے کے بنانے کے لئے فوج سفر مینا بنگالہ کی کمپنی نمبر ۲ لگائی جاویگی ۔ **مظفر خاں** ڈپٹی انسپکٹر پولیس کھرڑ ضلع لدھیانہ غلط تلاشی لینے کے جرم میں موقوف کر دیا گیا ۔ **نونہال** شملہ میں جناب لیڈی کالن صاحبہ کیطرف سے جو مینا بازار بغرض خیراتی امداد کے ہوا تھا اسکی آمدنی دو ہزار چھ سو روپیہ ہوئی اسمیں سے کچھ فری میسنوں کے یتیم خانہ کو دیا گیا کچھ گورہ سپاہیوں کے بچوں کی رہائشگاہ کیلئے ۔ **وزیرستان** کے شمالی و جنوبی حدود پر جنگی چوکیاں بنانے کے لئے میانمیر سے ۲۲ ویں بیلداراں جاویگی ۔ **مسٹر** [illegible] کیلیفورنیا سے آتے ہیں ہندوستان میں ایک امریکن بینک قایم کرنا چاہتے ہیں اس کام کے لئے کلکتہ پسند آیا ۔ **حضور** وائسرائے کے گوا میں رونق افروز ہونے پر گورنر جنرل پرتگالی ہند نے نہایت تپاک سے استقبال کیا ۔ حضور ممدوح نے گوا کی سیر فرما کر آبشار جرسوپہ کی سیر کی پھر کوچین کو تشریف لے گئے ۔ **کرنل** نواز خاں صاحب برٹش ایجنٹ دربار کابل میں پہنچ گئے ۔ امیر صاحب نے نہایت اچھی طرح استقبال کیا ۔ **اب** کشمیر میں ہیضہ کی شکایت نہیں ۔ **سرحدی** پولیس کے بھرتی ہو جانے پر ڈیرہ غازیخاں کی چھاونی توڑ دیجائیگی ۔ **بنگلور** میں اودھ کے خانہ بدوشوں کا گروہ پکڑا گیا ۔ ۹۰۰ روپیہ لوٹ کا نکلا ۔ **حضور** وائسرائے ۸ دسمبر کو بنگلور میں دربار لیوی کریں گے ۔ اسی دن لال باغ میں ایک بڑی بھاری گارڈن پارٹی دی جاویگی ۔ **کوہ الپس** کا ریلوے ٹنل اس صدی کے انجنیرینگ کی بڑی بھاری کامیابی ہے ۔ **نیلگری** میں جو کارڈائٹ کا کارخانہ بنے گا اس کے لئے گورنمنٹ نے ۲۶۰۰۰ روپیہ منظور کیا ہے ۔ **کارخانہ** کابل میں بے دود کا بارود بنایا جاتا ہے ۔ **حکم** ہو گیا کہ پنکھا قلیوں کو ٹھیکہ داروں کے ہاتھ سے نکال کر افسران چرچ براہ راست کام لیا کریں ۔

امرتسر کے کسی سوداگر نے شراب کی بوتلوں پر دربار صاحب کا ٹریڈ مارک لگا دیا ۔ اس پر ہندو اور سکھ ناراض ہو کر چاہتے ہیں کہ یہ ٹریڈ مارک ہٹا دیا جائے ۔ **بابو** منمتھا ناتھ رائے چودھری زمیندار سنتوش نے بنگال سے لاہور کمیٹی کے نام ایک تار دیا ہے کہ کانگرس کو ٹمپرنس کے مسئلہ پر بھی غور کرنا چاہئے کیونکہ یہ بھی ایک پولیٹیکل سوال ہے ۔ شراب کا اثر نہ صرف اخلاق پر پڑتا ہے بلکہ جسمانی طاقتیں بھی کم ہو جاتی ہیں اور اس طرح زراعت اور تجارت پر بھی اس کا خراب اثر پڑتا ہے ۔ **ایک** مدراس کے سابق گورنر نے کہا ہے کہ اگر ایشیا تمام دنیا کا باغ ہے اور ہندوستان ایشیا کا باغ ہے تو ٹراونکور کو ہندوستان کا باغ سمجھنا چاہئے ۔ **گورنمنٹ** آف انڈیا سرحد تبت پر ایک قلعہ بنانا چاہتی ہے ۔ **ڈیرہ غازیخاں** میں دیسی رسالہ کی فوج تلعگیر میں تخفیف کی گئی ہے اور آیندہ یہاں رسالہ کا نصف سلواڈرن تعینات رہیگا یہ کافی سمجھا گیا ہے ۔ **فوج سفر مینا** بنگالہ کی کمپنی نمبر ۲ کے سپاہی لدھیانہ جاکھل ریلوے کی تعمیر پر لگائے جاویں گے اس کا حکم ہو گیا ہے ۔ سوم رسالہ پنجاب کے کپٹن میکا یور صاحب مقام ایچ میں افسوس کہ فوت ہو گئے ۔ آپ وسط ہند میں سپرنٹنڈنٹ مردم شماری مقرر کئے گئے تھے ۔ چھاونی دیناپور میں طاعون ہونے کے باعث ۱۸ ویں پلٹن بنگالہ ۱۱ ویں پلٹن بنگالہ سے سبکدوش ہوتے ہی کلکتہ کو روانہ کی جاویگی ۔ ۱۸ ویں پلٹن بنگالہ کلکتہ کے میدان میں خیموں میں فروکش ہوگی ۔ تاوقتیکہ اس کی روانگی مارشس کے لئے جہازی انتظام طے کیا جائے ۔ بوجہ طاعون کے دیناپور کا رسٹ کیمپ بھی بالکل موقوف کر دیا گیا ہے ۔

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر
پادری این پرید اس صاحب۔ پنڈت رمانند صاحب اور منشی عالم اسسٹنٹ ایڈیٹرز
پادری ایچ گولک ناتھ صاحب۔ پادری غلام مسیح صاحب
پادری طالب الدین صاحب بی اے۔ پادری پی سی اوپل صاحب
پادری بی این بھاکر داس صاحب۔ پادری جیمل سنگھ صاحب
پادری بی بی ساہا صاحب۔ پادری کیدار ناتھ صاحب نمبت
} ایڈیٹوریل کارسپانڈنٹس

جنگ ٹرنسوال۔ بوئر بڑے ہی سخت جان ہیں۔ شرارت سے باز نہیں آتے۔ ریلوں کو پٹڑی سے الٹ دیتے ہیں۔ مقابلہ بھی کرتے رہتے ہیں۔ سب سے زیادہ شرارت یہہ ہی کہ اطاعت کا حلف اُٹھا لیتے ہیں اور جب موقع پاتے ہیں لشکروں میں شامل ہو کر پھر لڑنے کو مستعد ہو جاتے ہیں۔ بوئروں کے ساتھ بہت کچھ نرم سلوک ہوا۔ اور اسی لئے اب تک سیدھے نہیں ہوئے۔ لندن کے تمام اخباروں کی رائے ہی کہ بوئروں کے ساتھ نہایت سختی سے پیش آنا چاہئے۔ لہذا اب یہہ تجویز کی گئی ہی کہ فوجوں کے چھوٹے چھوٹے دستے ٹرنسوال اور فری سٹیٹ میں جا بجا گشت لگا کر بوئروں کا دم ناک میں کر دیں۔ جن خاندانوں میں صرف عورتیں موجود ہوں اور مرد لشکروں میں شامل ہو کر مقابلہ کرتے ہوں ان کے مویشی لوٹ لئے جاویں ان کی جائیدادیں ضبط کی جاویں غرضکہ نہایت سخت سلوک ہونا چاہیئے تاکہ امن پیدا ہو۔ اس لڑائی میں اس قدر زر کثیر خرچ ہوا کہ شروع میں ہرگز یہہ خیال نہیں کیا جاتا تھا کہ اس منحوس جنگ میں اس قدر زر اور جانیں ضایع ہونگی۔ بوئروں کے جنگ پر ... ہر سپاہی اور ڈیڑہ کروڑ ہر ہفتہ خرچ ہوتا ہی ممکن ہی کہ انگلستان کو اس جنگ کی بدولت نئے ٹیکسوں کا بوجھ اُٹھانا پڑے۔

مہم چین میں بھی بہت روپیہ خرچ ہوا۔ افواہ ہی کہ برٹش گورنمنٹ اخراجات جنگ کے ۵،۷ کروڑ روپیہ قرض لینا چاہتی ہی۔ جنرل بوئر ساؤٹرین کو جاتا تھا تمام راستہ میں بوئروں سے جنگ ہوتی رہی۔ برٹش کے تین قتل ہوئے۔ بوئر کمانڈر ڈیویلیئر کو گرنیچا سے بھگا دیا تھا۔ اب کیپ کولونی میں اضلاع ڈگلس و کیمبل میں لوٹ مار کر رہا ہی۔ مسٹر کروگر پورٹ سعید میں پہنچ گیا۔ اس کا جو سونا ضبط کر لیا گیا تھا واپس کر دیا گیا۔

ریاست پٹیالہ

ریاست پٹیالہ میں مہاراج کے انتقال کا سخت ماتم چھایا ہوا ہی۔ حرام خور لوگ چُن چُن کر نکالے جاتے ہیں۔ یہہ وہ لوگ ہیں جو مہاراج کے عہد میں مزے اُڑاتے تھے۔ کئی لوگوں کے گھروں پر پہرے بیٹھے ہوئے ہیں کیونکہ ان لوگوں نے مہاراج کے مزاج میں رسوخ حاصل کر کے بہت کچھ جواہرات اور زر و مال ناجائز طور پر اُڑایا۔ جو اہلکار اس وقت ریاست کے ذمہ وار ہیں ان کو واجب ہی کہ ریاست کی بہتری میں کوشش کریں اور جن لوگوں نے ریاست کا مال اُڑایا ہی ان سے واپس لیں۔ اس وقت جو کونسل آف ایجنسی قایم کی جائیگی اس میں خلیفہ سید محمد حسین صاحب بہادر اور سردار گورمکھ سنگھ صاحب کے مقرر ہونے کی امید ہی۔ کیونکہ یہہ ہر دو اہلکار نہایت قابل اور لایق ہیں اور مہاراجہ صاحب نابھہ اور مہاراجہ صاحب جھیند بھی انہیں کی نسبت رائے دیں گے۔ اور گورنمنٹ بھی ان تجربہ کار اہلکاروں کی لیاقت سے بخوبی واقف ہی۔ اور اس انتخاب پر نہایت خوش ہوگی۔

۱۶ نومبر کو پیرس میڈیڈ ٹرین پٹڑی سے اُتر گئی اس حادثہ سے ۱۰ مسافر شکار اجل۔ ۲۰ زخمی اٹلی اور روز رچیلی معہ مصاحبان ہلاک ہوئے۔

تار برقیاں

گلوری نام جہاز ۱۱ نومبر کو لندن سے چین کو روانہ ہو گیا۔ **واقعات چین** کے طے ہونے تک ایڈمرل سیمور برٹش بیڑہ کے افسر رہیں گے۔ **پیکین** میں افواہ ہی کہ صوبہ کانسو میں اہل اسلام نے بغاوت پھیلا دی۔ چینی افواج کا سپہ سالار تونگفوسیانگ مسلمان ہی اور یہہ بغاوت اسی کے اشارہ سے ہوئی ہی۔ یوروپین طاقتوں نے جن گیارہ اشخاص کا مطالبہ کیا ہی ان میں سے ایک تونگفوسیانگ بھی ہی۔ **امریکن** کہتے ہیں کہ کونٹ والڈرسی چین میں ناحق سختی کرتا ہی اسی سے واقعات کو طوالت ہوتی ہی چینیوں کو بے فایدہ تباہ نہیں کرنا چاہیئے۔ **روس** کے جاپانی سفیر نے اپنی رائے بتلائی ہی کہ پیکن سے یوروپین افواج کو واپس آجانا چاہئے۔ اس بات کے طے ہونے پر کہ سفارت گاہوں کی حفاظت کے لئے کس قدر فوج درکار ہوگی۔ جاپانی واپس آجائینگے۔ **طاؤطائی شنگ** نے شہنشاہ چین کا اعلان شایع کیا کہ پرنس ٹوان و دیگر سرغنے سخت نالایق ہیں اور سزا کے مستحق ہیں۔ **پرنس** ٹوان منگولیہ کو بھاگ گیا اور سر منڈوا کر بھیس بدل لیا۔ اور تبت میں گرلاماؤں کی پناہ میں رہیگا۔ **گذشتہ** فسادوں میں ۳۰ ہزار دیسی عیسائی قتل اور ایک لاکھ دیسی عیسائی لوٹ لئے گئے۔ **جرمنی** میں کہا جاتا ہی کہ مارشل والڈرسی کے ماتحت فوج نہیں اس لئے شہنشاہ چین کا تعاقب نہیں ہو سکتا۔ موسم سرما میں انتظاری کھینچنی پڑیگی۔ **لندن** میں ماہ جنوری میں نوآبادیوں کی فوجوں کو بڑی بھاری دعوت دی جائیگی۔ نوآبادی کی فوج کے زخمی زیر علاج سپاہیوں نے کوئین وکٹوریہ سے شرف نیاز حاصل کیا۔ ان میں ہندوستانی اور سیلون کے سپاہی بھی تھے۔ **ٹرنسوال** میں لارڈ رابرٹس کی دختر نیک اختر کو بالکل صحت ہو گئی۔ شکر ایزد۔ **برلیسلیہ** میں شہنشاہ جرمن پر ایک عورت نے گلیل گاڑی میں کلہاڑی کھینچ ماری۔ گرفتار کی گئی پاگل ہی۔ **جنوبی افریقہ** کے مقام ولیم سٹون میں طاعون پھوٹا۔ کہتے ہیں کہ یہہ ہندوستانی قلیوں کی مہربانی ہی۔ **پیرس** کے حادثہ ریلوے میں پیرو (امریکن صوبہ) کا وزیر بھی ہلاک ہوا۔ **زار روس** تندرست ہیں۔ **شاہی** توپخانہ کے میجر چیک کو مصر کی خدمتوں کے صلہ میں سی۔ ایم۔ جی۔ کا خطاب ملا۔ **ایک** چینی وزیر نے کہا۔ حال کی گفتگوئے مصالحت ایک تمسخر ہی۔ چینی وکلا کو اپنی نسبت بھی اطمینان نہیں۔ وہ کہتا ہی کہ شہنشاہ بیگم بڑی چالباز ہی۔ **سرحدی** قوم وزیری کے فرقہ محسود کی سزا دہی کے لئے محاصرہ کی کارروائی مکمل ہی۔ اس کارروائی کی افسری مسٹر جے جی کو میر صاحب کو سپرد کی گئی ہی جو ہر چند فوجی افسر نہیں ہیں لیکن وہ اس قوم وزیری کے عادات و اطوار کا پورا تجربہ رکھتے ہیں جسکے خاص ذرایع انکو حاصل تھے۔ انکی تقرری معقول کفالت اسباب کے ہی کہ مفسدوں کا ناک میں دم لایا جاویگا۔ ۲۵ نومبر تک دیکھنا ہی کہ جرمانہ ادا کیا جاتا ہی یا نہیں جسکے بعد سزا کا سلسلہ شروع ہو جاویگا۔

کشادہ دلی

وہ جو ہمارا مخالف نہیں ہماری طرف ہی؟

مرقس ۹: ۴۰

کشادہ دلی انسانیت کا زیور ہی اور آئینہ تہذیب کا جوہر [illegible] ب اس کا جانی دشمن ہی یہہ دونوں [illegible] میں کبھی پاس نہیں جاتے کیونکہ اجتماع ضدین محال ہی۔ اس کا ہر انسان شیفتہ ہی۔ اس کی صباحت اور ملاحت پر فریفتہ تمام دنیا کے کاروباری۔ بنجی اور بیوپاری۔ سرکاری درباری۔ امیر و فقیر اسے چاہتے ہیں۔ تو بھی سوال پیدا ہوتا ہی کہ اس کا روسکنے والا کون ہی اس کی تلاش کرنا چاہیئے۔ اخلاق حسنہ کا معلم سوائے مذہب کے اور کوئی نظر نہیں آتا۔ کیا کوئی مذہب کہہ سکتا ہی کہ میں خدا کی طرف سے مقرر کیا گیا ہوں۔ اور اپنے پیرووں کو کشادہ دلی کے عوض تنگ دل بناتے۔ ہرگز نہیں۔ پھر کیا وجہ ہی کہ ہم قران کو یہہ تعلیم دیتے ہوئے دیکھتے ہیں کہ محمد الرسول اللہ والذین معہ اشدء علی الکفار و رحماء بینہم کہ محمد اللہ کا رسول ہی اور اس کے ساتھی کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں رحمدل۔

یہہ عادت تو نہ صرف تنگدلی ہی ہی بلکہ نہایت کمینہ پن کے خیال تک ہماری رہنمائی کرتی ہی! ہمارے ہندو بھائی جب تک ذات کی قید میں پڑے ہیں تب تک کشادہ دلی ہندو مذہب میں تلاش کرنا چیل کے گھونسلے میں ماس ڈھونڈنا ہی ذات کا خیال ہی تعصب کا سرچشمہ ہی۔ اب ہم مسیحی مذہب میں اس کو ڈھونڈیں۔ عنوان مندرجہ بالا ایک واقعہ کی طرف ہم کو لے جاتا ہی کہ تب یوحنا نے اُسے (یسوع کو) جواب دے کے کہا اے استاد ہم نے ایک کو تیرے نام سے دیووں کو نکالتے دیکھا اور وہ ہمارا پیرو نہیں۔ اور ہم نے اُسے منع کیا کیونکہ وہ ہماری پیروی نہیں کرتا۔ تب یسوع نے کہا اُسے منع نہ کرو کیونکہ ایسا کوئی نہیں جو میرا نام لے کے کوئی کرامات کرے اور مجھے فوراً برا کہہ سکے۔ وہ جو ہمارا مخالف نہیں ہماری طرف ہی۔ مرقس ۹: ۳۸-۴۰۔ اگرچہ ان آیات سے یہہ واضح نہیں ہوتا کہ یوحنا کی ہماری پیروی [illegible] فردی جو وہ اس شخص سے طلب کرتا تھا مگر یہہ تو ضرور معلوم ہوا کہ وہ کوئی ایسی بات ضروری نہ تھی کہ خواہ مخواہ اس شخص کو مجبور کیا جاتا۔ ہمارا خود پسند مزاج برداشت نہیں کر سکتا کہ دوسرا شخص جو اصل بات پر عمل کر رہا ہی ہمارے ہی رنگ میں رنگا نہ ہو تعصب دوسرے کے نور کو تاریکی ٹھہراتا ہی اور اپنے اندھیرے کو اُجالا دکھاتا ہی۔ مگر وہ جو کامل انسان تھا اور نہیں چاہتا تھا کہ کشادہ دلی کو جو خاص الہی صفت ہی انسانی تعصب کے جوش میں تہ و بالا کرے۔ اس کے جواب سے کیسی کشادہ دلی ٹپکتی ہی۔ ہاں مسیحی انسان کا دل نہایت فراخ نظر آتا ہی۔ وہ فرماتا ہی اسے منع نہ کرو کچھ پروا نہیں کہ تمہاری پیروی نہیں کرتا تمہارا یہودی تعصب بمنزلہ آسمان نہیں ہی جس کا ہر شخص کے سر پر اونچا نظر آنا ضروری ہو۔ تمہارا کوئی مفروضہ مقصد زمین نہیں کہ جس کے بغیر کسی کو پاؤں رکھنے کی جگہہ نہ ہو خداوند نے کیسی کشادہ دلی دکھائی جب اُسنے اپنے شاگردوں کو یہہ تعلیم سکھائی کہ "تم کامل ہو جیسا تمہارا باپ جو آسمان پر ہی کامل ہی کیونکہ وہ اپنے سورج کو بدوں اور نیکوں پر اُگاتا ہی اور راستوں اور ناراستوں پر مینہہ برساتا ہی" پھر وہ خدا کی اس عجیب بخشش کا ذکر کرتے ہوئے کس طرح عمومیت اور دلی کشادگی کا ذکر کرتا ہی وہ فرماتا ہی کیونکہ خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا ہی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تا کہ جو کوئی اس پر ایمان لاوے ہلاک نہ ہووے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔" ناظرین کیا آپ نے کبھی ان امور پر غور فرمایا کیا خداوند کے سوا اور کسی فرد بشر میں آپ نے یہہ کشادہ دلی پائی اگر نہیں تو پھر کیا وجہ ہی کہ ابھی تک تعصب سے کنارہ کرکے ایسے کشادہ دل کو اپنا دل نہیں دیتے اس کے آخری حکم میں کس قدر کشادہ دلی اپنا رنگ جما رہی ہی کہ تم جاکر سب قوموں کو شاگرد کرو کیا آپ اس حکم کی تعمیل سے باہر ہیں۔ ہرگز نہیں؟

راقم

کیدار ناتھ منت

جھنگ بار

ان دنوں ہمارے محترمان قدام نے اپنی توجہ جھنگ بار کی طرف بایں امید مبذول فرمائی ہی کہ جہاں عرصہ دراز سے [illegible]ی اور سنسانی چھائی ہوئی تھی۔ نہ صرف ہماری محسن گورنمنٹ کی عنایت بیکراں سے رشک گلستاں ہو جاوے۔ بلکہ مسیحی نخلستان بھی وہاں اپنے حسن و جمال کا پرتو افگن ہو۔ چنانچہ اس کار اہم کو انجام دینے اور خشک و بے آب جنگلات کو سیراب کرنے کا بیڑا توکل علی اللہ کہکر ہمارے محب اقرب پادری میٹین صاحب نے اٹھایا۔ اور جھنگ بار کی تپش کو الہی محبت سے مغلوب کرتے ہوئے کام شروع کیا آپ کے قیمتی کام کی اطلاع بذریعہ نورافشاں اور مشن نیوز کے بسا اوقات ملتی ہی اور بعض احباب کی زبانی بھی آپ کا ذکر خیر مسموع ہوتا رہتا ہی۔

ہم باادب ایک التجا جھنگ بار کے اس جلیل کام کی بابت صاحبان دقیقہ رس و نکتہ سنج کی خدمت میں بایں امید پیش کرنا چاہتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ

(بشرطیکہ ہماری رائے ان کو صائب معلوم ہو) متفق ہو کر پادری ٹمپن صاحب کے گوش گذار کریں۔ کہ وہ بنظر الطاف اپنی توجہ نوزادگان ساکنان منٹگمری والہ کی تعلیم و تربیت کی طرف لگا کر اپنی دشت نوردی او ر نئے مریدوں کی تیزی کو بھول جاویں۔ حالانکہ منٹگمری والہ ہی سے کوئی [illegible] اور [illegible] پیدا ہو گا۔ کیا معنے کہ ان اطراف میں یہہ امر تجربہ نے پایۂ ثبوت کو پہنچا دیا ہے کہ اس قوم خاکروب کو مثلاً شیخ بنانا اور بپتسمہ کے لائق معیار اصول دین سکھانا چنداں دشوار نہیں ہے۔ ان کی آنکھوں کے روبرو ربنا یسوع المسیح کو مصلوب اور زندہ جاوید پیش کرنا طاقت غیبی اور فضل یزدانی سے خوب ہو سکتا۔

پس اگر ساکنان منٹگمری والہ میں پادری ٹمپن صاحب مقیم ہو کر اپنی روزمرہ کی زندگی میں ایک زندہ مسیح ان کی آنکھوں کے سامنے پیش کریں تو کافی نہیں مگر مسیحیوں کی تعداد بڑھانے (جیسے کہ اس طرف مذکورہ قوم میں سے بڑھی ہوئی ہے) اور کرمک شب تاب کی طرح ان میں گشت کرنا نہ صرف بافائدہ بلکہ مسیحی مقدس دین کی بڑی عزت اور عظمت کرتا ہے۔ بلکہ ہم دلیری سے اپنی صدا بلند کرتے اور دور تک سنانا چاہتے ہیں کہ اس قوم (خاکروب) میں جو مسیح کے جان نثار شب و روز محنت و مشقت اُٹھا رہے ہیں۔ وہ اپنے کام اور خدمت کو اس وقت تک خداوند میں بے فائدہ اور بے سود سمجھیں جب تک کہ اس قوم کی تعلیم او ر تربیت کا خاطر خواہ انتظام وہ نہ کر سکیں۔ الا آدمیوں کے سامنے وہ جس قدر فخر کریں بجا اور درست ہے ؛

باقی آیندہ

راقم

خیر خواہ

زندگی کا پُشتہ

گناہ انسان کی زندگی کا خراب کرنے والا کمزور کرنے والا اور برباد کرنے والا ہے۔ مثل گھن کے جو ہر ایک چیز کو اندر ہی اندر سے کھا ڈالتا ہے گناہ انسان کو زمانوں سے اندر ہی اندر سے کھا رہا ہے۔ اس سے بے شمار بادشاہتوں۔ قوموں۔ گھرانوں۔ لوگوں کی کہ ہر ایک فرد بشر کو کرم خوردہ چیز کی طرح سے کھا کر اُن کا نام و نشان مٹا ڈالا ہے۔ انسان کی زندگی میں گناہ مثل ایک ندی کے بڑے زور اور شور سے ہے جو سارے دھڑے کے ساتھ اپنے ساتھ ہر ایک چیز کو بہاتا چلا جا رہا ہے۔ اور جس طرح سے ندی شہر۔ گاؤں اور ہر ایک باغ وغیرہ چیز کو جو اس کے سامنے آتی ہے بہا کر لیجاتی ہے اور اس کا نمود مٹا ڈالتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح سے بلکہ اس سے زیادہ گناہ کی تیز اور پُرشور ندی زندگی کو برباد کرتی چلی جاتی ہے۔ ندی چاہے بند ہو جاوے اور صرف اپنی طغیانی کے وقت نقصان پہنچاوے لیکن گناہ کی یہہ پُرخطر دھارا ہر وقت اور ہر زمانے میں بہتی چلی جاتی ہے اور کبھی نہیں رُکتی۔ بلکہ اس کی طاقت اور قوت روز افزوں ترقی کرتی جاتی ہے اور گناہ کا سمندر اپنی موجوں کا تلاطم زوریں ڈالتا جاتا ہے اور کسی کو جو سامنے آیا نہیں چھوڑتا۔

ایسی حالت میں خدا کا بندہ داؤد زبور کی کتاب میں تحریر کرتا ہے کہ خداوند میری روشنی ہے اور میری نجات مجھ کو کس کی دہشت ؛ خداوند میری زندگی کا پشتہ ہے۔ زبور ۲۷: ۱۔ زندگی کے برباد کرنے والے طوفان کتنے ہی زور سے چلیں اور بہائے جانے والی دھارا زور سے صدمہ پہنچاوے۔ لیکن داؤد کی زندگی کا ایک پُشتہ تھا جس سے اس کی زندگی کو کچھ خوف و خطر نہ تھا۔ بلکہ وہ بے خوف اور سلامتی کی حالت میں خوش تھا۔

جب کبھی مصیبتوں کا سامنا بھی ہوا اور اسکی جان تکلیف و مصیبت میں پڑی تو وہ کہتا تھا میں تو تیری قدرت کی ثنا گاؤنگا۔ ہاں صبح کو پکار کے تیری رحمت کے گیت گاؤنگا کہ تو میرا محکم قلعہ ہوا اور مصیبت کے دن میری [illegible] زبور ۵۹: ۱۶

داؤد کا یہہ پُشتہ حقیقۃً بہت مضبوط اور پختہ تھا۔ اس لئے وہ ہر وقت خوش و شاد ہو کر خوش الحانی کے ساتھ بین و بربط اور باجے بجا بجا کے حمد الٰہی اور تعریف ایزدی میں معروف اور مشغول رہتا تھا۔ اور اسی ہی ایمان نے اس کی زندگی کو ہر ایک خطرے اور نقصان سے بچا رکھا۔ اس کی زندگی کی سرگذشت پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اکثر اوقات بڑی بڑی تکلیفات اور مصیبتوں اور جان کے بڑے خطروں میں مبتلا ہوا۔ لیکن اس واسطے کہ اس کی زندگی کا پشتہ خدا تھا۔ کوئی مخالف اس کی زندگی کو کچھ ضرر نہ پہنچا سکا۔

مبارک وہ انسان ہے جس کی زندگی کا پشتہ خدا ہے۔ پر افسوس کہ بہت بلکہ بے شمار لوگ ہیں کہ جنہوں نے اپنی زندگی کو غفلت اور بے پرواہی سے کھو دیا ہے۔ خدا کو چھوڑ کر مختلف قسم کی چیزوں کو اپنی زندگی کا پشتہ سمجھتے ہیں۔ افسوس کہ ان کی زندگی بے طرح سے برباد ہوگی۔ پر جس کا پشتہ خدا ہے وہ ضرور بے خوف ہے۔ اس کی زندگی کو کسی چیز سے نقصان نہ پہنچیگا

داؤد کا ایمان خدا پر اور اس کے مسیح پر تھا اور جن کا ایمان ایسا ہے وہ ضرور ہر ایک آفت اور مصیبت سے بچ کر نجات پاویں گے۔ کیونکہ ان کی زندگی کا پشتہ خدا ہے۔ پر جو اس ایمان کے خلاف ہیں خطرے میں ہیں اور ان کی زندگی گناہ کی دھارا میں بہکر دوزخ کے گڑھے میں

گر گئی جہاں سوا ہلاکت کے اور کچھ نہ بنیگا۔ اب وقت ہے کہ گنہگار انسان اس زندگی میں صرف خدا کو اپنی زندگی کا پشتہ بناوے اور جان کے خطرے سے بچے ورنہ ضرور ہلاک ہوگا۔

راقـــــــم

جے۔ ایس

کپورتھلہ

کپورتھلہ مہاراجہ آہلووالیہ کی ریاست پنجاب کے علاقجات میں سے ایک چھوٹا شہر دارالخلافہ ہے اس کے بازاروں کی کشادہ سڑکیں اور باغات اور عمارات کی پختہ اور خوش قطع دیواریں اور پھاٹکوں کے کنگورہ دار آہنی کواڑے اور بعضے عالی شان مکان بہت عمدہ اور زیبا طور سے بنائے گئے ہیں اور کچہری کے بڑے ہال میں مشہور راجگان اور بہادروں کے سنگ مرمر کے تراشے ہوئے مستقیم القامت پورے قد رنگین پردوں میں ڈھانپے ہوئے ایک دوسرے سے معین فاصلہ اور اندازہ پر قایم ہیں گویا کہ بذات خود ہو بہو خاموش لب بمہر خاموشی کھڑے ہیں اور کچہری مذکورۃ الصدر کے احاطہ میں مہاراجہ رندھیر سنگھ صاحب بہادر گھوڑے سوار اپنی عادی پوشاک میں ملبس ان صاحبان انگریز کاریگروں کی کاریگری جنہوں نے لوہے اور تانبے وغیرہ دھاتوں کے کام میں کمالیت کا درجہ حاصل کیا تھا۔ مرکب دھات کی بنائی ہوئی اپنی اصلی صورت کی تشبیہہ ایک چبوترہ پر قایم ہیں جن کو مہاراجہ جگجیت سنگھ صاحب بہادر زر کثیر صرف کرکے ولایت سے بنوا لائے اب اس تشبیہہ کی صنعت اور مضبوطی اس پر غور سے نظر کرنے والوں کے دلوں میں تعجب پیدا کرتی ہے۔ اور سوا اس کے بہت عجیب اور قابل دید چیزیں ہیں جن کو مہاراجہ صاحب زمانہ حال دور ولایتوں سے لائے ہیں جن کا بیان اس مختصر مضمون میں گنجایش نہیں رکھتا اور غالباً پنجاب میں ایسا کوئی شہر نہیں ہے جہاں مذکورہ بالا چیزیں موجود ہوں۔ اس شہر کی بعض فضیلتوں اور عمدگی [illegible] اس کی حسبت یہہ کہنا راست اور مناسب ہوگا کہ یہہ شہر انگریزی آبادیوں کا قدرے قلیل نمونہ ہو اور زمانہ حال میں مہاراجہ جگجیت سنگھ صاحب بہادر مہاراجہ راجگان کے تخت عدالت پر رونق افروز ہونے کے سبب شہرہ آفاق ملکہ اظہر من الشمس ہے۔ اور ان مہاراجہ والی تخت کے جد مہاراجہ رندھیر سنگھ صاحب بہادر بڑے صاحب تیغ ہو گذرے ہیں جن کی ملک گیریوں اور بہادریوں اور فتوحات کے جزوی بیان کا اگر ارادہ کیا جاوے تو ایک بڑی کتاب کی ضرورت پڑیگی۔ قلعہ کشائی اور فتح مندی تو گویا ان کی ایک زر خریدہ خادمہ تھی۔ اور ان کے پیشینگان بلند اقبال آہلووالیہ راجگان کے نام پر بھی غیر ملکوں کی فتح کا ایسا ڈنکا بج چکا تھا کہ جب مہاراجہ رنجیت سنگھ کسی دیس پر لشکر کشی کرتے تھے تو آہلووالیہ فوج کے چند ایک سپاہی فتح مندی کے لئے نیک شگون خیال کرکے اپنے لشکر کے ہمراہ لے جاتے تھے اور اب جناب بھگت سنگھ صاحب بہادر سی۔ ایس۔ آئی۔ یہاں کے وزیر اعظم اور مدار المہام ہیں جن کے حسن انتظام سے ہر جگہہ امن و چین ہے۔ بلکہ ریاست کے ہر ایک کاروبار میں دوچنداں خوبی افزوں ہو رہی ہے۔ پس یہہ خوبیاں اور برکات جن کا تھوڑا سا بیان کیا گیا جسمانی ہیں اور بمنزلہ جسم کے فانی اور بے قیام ہیں اس واسطے کپورتھلہ بئیبل اقدس کی آسمانی اور روحانی اور لازوال برکت اور تعلیم سے خالی اور خمول تھا گاہے گاہے بعضے مشنری صاحبان نے ارادہ کیا کہ یہاں انجیل شریف کی بشارت پہنچائیں۔ لیکن اس کام کے پورا کرنے کو بعض سببوں سے مشکل اور دشوار تصور کرکے اپنے ارادے کو ترک کر دیا لیکن جب یہہ ذکر جناب [illegible] بزرگ اور متدین پادری صاحبوں میں سے ایک مستقل مزاج اور صاف دل اور روحانی برکتوں سے بھرپور مشنری ہیں اور بیدل و سوار نزدیک و دور جا کر انجیل کی منادی کرنا ان کی عادت میں شامل ہے۔ انہوں نے خود مہاراجہ کپورتھلہ کے پاس جا کر کمال دانائی اور قایم مزاجی سے عرض و مشورہ کرکے پایہ تخت مقام کپورتھلہ میں مشن ہوس کھولنے اور مبشران انجیل کے آنے کی اجازت حاصل کر لی ہے۔ لیکن بالفعل ہر جگہہ برملا منادی کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ خدا مالکان اور ارکان ریاست کے دلوں کو اپنی خاص رحمت سے روشن اور منور کرکے اپنے کلام کے واسطے رستہ نکالے پس اب صاحب موصوف نے منشی جمال الدین صاحب کو بھیجا ہے تاکہ ریاست کے حکم کی تعمیل اور تکمیل پیش نظر رکھکر جس قدر ہو سکے مقام کپورتھلہ میں انجیل کے کلام کا نور چمکا دیں۔ جناب منشی صاحب مذکور اپنے ہر ایک مفوضہ کاروبار کو کمال دانائی اور درستی سے انجام تک پہنچاتے ہیں اس واسطے قطع نظر دیگر مبشران انجیل کے ریاست میں کلام سنانے کا کار عظیم ان کی تفویض اور سپردگی میں کیا گیا ہے۔ انہوں نے کچہری کے متصل اچھے موقع پر مکان کرایہ لیکر کام شروع کر دیا ہے۔ پس کام کا یہہ طور ہے کہ دن کی دوپہر کے بعد قریب پانچ بجے سے ریاست کے ہر درجہ کے مردمان اور ہر مذہب کے معتقد اس مکان میں تشریف لانا شروع

کرتے ہیں اور قریب ۹ یا ۱۰ بجے رات تک اخبار اور کتابیں دیکھتے ہیں۔ اور بعض اوقات مجمع میں سے چند اشخاص دو فریق ہو کر اپنے کسی مذہبی یا علمی مسئلہ کی صفائی کے واسطے آپس میں گفتگو کرتے ہیں اور جب منشی جی سے کوئی بات پوچھتے ہیں تو بڑی عقلمندی اور [illegible] کلام سے ادا ہو سکے سمجھا دیتے ہیں۔ اور بعض وقت کوئی بھائی آریا صاحب کسی بات کے دریافت کرنے کے واسطے سوال کرتا ہے تو نرمی اور درستی سے اس کی رہبری اور فہمائش کے لئے جواب دیتے ہیں۔ اور کبھی کوئی منکر آجاتا ہے تو اس کے آگے خدا کی ہستی کے ثبوت میں دلایل کے طویل سلسلے بیان کئے جاتے ہیں اور صبح کے وقت منشی صاحب موصوف اہلکاران ریاست کے مکانوں اور دیوان خانے میں جاتے ہیں۔ سب اعلیٰ و ادنیٰ سے خاص طرح ملاقات کرتے ہیں اور جب موقع پاتے ہیں تو کلام سُناتے ہیں۔ اور اہالیان ریاست تعلیم یافتہ اور مہذب اور مودّب اور صفائی پسند ہیں عیسائیوں سے متنفر نہیں ہیں۔ خوشی سے ملاقات کرتے ہیں اور ان کا لباس اور گزارہ اچھا لایق اور معقول ہے۔ باوجود ریاست کے حکم کا لحاظ رکھنے کے ان کو انجیل کی بشارت پہنچائی جاتی ہے۔ الغرض خدا کا پاک اور غالب کلام لوگوں کے دلوں پر عمل اور تاثیر کریگا۔ اور رفتہ رفتہ دلوں میں بیج کے موافق بڑھیگا۔ خدای القیوم اپنے بندوں کے کام پر خاص رحمت عنایت فرماوے۔ آمین۔

راقم

رُولیارام

کپورتھلہ

انسان کی موت

آدمیوں کیلئے ایک بار مرنا ہی عبرانیوں ۹: ۲۷

آج کل جہان میں بیماری نے وہ قدم رکھا ہے کہ الامان جدھر دیکھو اُدھر ہی سے یہی شکایت چلی آرہی ہے کہ آج [illegible] راستے آدمی فلانی بیماری سے مر گئے۔ آگے تو کمبخت قحط سالی نے سینکڑوں بنی آدم کو اپنا لقمہ بنایا تھا اب رہے سہے حضرت کالرہ اور طاعون صاحب کے لقمہ ہو گئے۔ بہت سے گھر بارش سے گر پڑے جس میں کر ہزاروں جانیں دب دب کر مریں۔ غرضیکہ یہہ سال اب کے اہل جہان پر ایک وبالِ جان گذرا ہے۔ جس نے کہ ان سب کی ڈھارس توڑ ڈالی۔ کیوں نہ ہو۔ شامتِ اعمال جوں جوں بیماری بڑھتی چلی جاتی ہے توں توں ساتھ ہی مرض گناہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ خدا نے تو یہہ بیماری ہماری سزا کے لئے بھیجی تھی کہ شاید بنی آدم اس بیماری کو دیکھکر گناہوں سے باز آئیں۔ پر برعکس اس کے وہ اور بھی گناہ میں مبتلا ہوتے گئے حیف صد حیف (برین عقل و دانش بباید گریست)

یہہ بھی وہی زمانہ آگیا ہے جو کہ حضرت نوح کے وقت کا تھا جس میں گناہ حد سے زیادہ بڑھ گیا تھا۔ اور خدا نے اس گناہ کی سزا ان لوگوں کو طوفان عظیم کے ذریعہ سے دی تھی کہ تمام کو غرق کر ڈالا تھا۔ مگر اب خدا نے ہم لوگوں کو ایک بیماری یا وبا کے ذریعہ سے سزا دی چونکہ ایسے طوفان عظیم کے پھر نہ بھیجنے کا تو وعدہ وہ حضرت نوح سے کر چکا تھا اگر وعدہ نہ کرتا تو کیا تعجب تھا کہ وہی نوح کا طوفان اس زمانہ میں بھی آجاتا اور ہم سب کو ہلاک کرتا۔ مگر بہ نسبت اس زمانے کے آج کل لوگوں کو جابجا خداوند یسوع مسیح کے روشن کلام کی خوشخبری سے ان کے دلوں کو روشنی دی جاتی ہے اور نیک و بد کی شناخت پوری اور پختہ طور سے کرائی جاتی ہے مگر وہ پھر بھی نہیں مانتے اس لئے اس زمانہ کے لوگ اور بھی سخت سزا کے لایق ٹھہرتے۔ مگر بہتیرے جوان میں سے ایمان لاتے ہیں اور سچے مسیحی بنتے ہیں وہ اس سخت سزا سے چھوٹ کر ہمیشہ کی زندگی کے وارث ہوتے ہیں۔

پہلا قصور ہمارے بابا آدم اور اماں حوا سے ہوا [illegible] ورنہ ہوتا جس کا تذکرہ پیدایش کی کتاب میں ہے تو کوئی آدمزاد موت کا وارث نہ ہوتا۔ کیونکہ گناہ کی مزدوری موت ہے۔ اس لئے انسان مرتا اور وہیں کا پیوند ہوتا ہے "آدمی سو جاتا اور نہیں اُٹھتا جب تک آسمان ٹل نہ جائیں وہ نہ جاگیں گے۔ اور اپنی نیند سے نہ چونکیں گے" ایوب ۱۴: ۱۲۔

پھر ہم ایوب ۷: ۹-۱۰ میں دیکھتے ہیں کہ انسان نے ایک دن ضرور بالضرور مرنا ہے اور ایک دن قبر میں اُترنا ہے۔ پس کیوں ہم وقت کو جو تھوڑا تنگ ہے غنیمت نہ سمجھیں اور اپنی عمر کے ایک ایک لمحہ کو اپنے خالق کی شناخت اور بندگی میں خرچ نہ کریں۔ اگر ہم اپنی عمر کے ایام عیش و عشرت اور لہو و لعب میں عبث برباد کر دیں تو ہم کو کیا حاصل بجز اس کے کہ روز حساب میں ہم کو پشیمانی اور شرمندگی حاصل ہو اور اپنے نجات دہندہ کی نظروں سے گرائے جا کر اس جلتی آگ میں ڈالے جائیں جہاں کہ نہ کیڑا مرتا اور نہ شعلہ بجھتا ہے۔ کاشکہ ہم سب لوگ آج ہی سے اپنی عمر کے ایام کو غنیمت جانکر اور اپنی موت کو مدنظر رکھکر اس کے فرمانبردار رہیں جس کے آگے ہم نے اپنا حساب دینا ہے۔ اور اس موت سے گذر کر ہمیشہ کی خوشی میں شامل ہوں۔ آمین۔

راقم

جارج ملٹن تائب

تقدس مآب جناب بشپ صاحب لاہور کی

سہ سالہ سنڈ

از ۶ نومبر تا ۹

جب خداوند کی نظر الطاف بندگان پر ہوتی ہے تو الٹے کام بھی سیدھے ہو جاتے ہیں۔ ہندوستان کی موجودہ کلیسیا جو کہ گویا یورپ اور امریکہ کی کلیسیا ہے۔ ایک ادھورے بچے کی مانند ہے۔ یوتھن کے بیٹے مفیبوست کی طرح سمجھیں جس کو اس کی آنا لیکر بھاگی۔ اور ٹانگ بھی توڑدی۔ لنگڑا لنگڑا کے چل رہی ہے۔ مضبوط سہارے کی محتاج ہے۔ اس کی کمزوری پر فرقوں کے تفرقات نے اور بھی غضب ڈھا رکھا ہے۔ مگر شکر خدا کا کہ اب ہمارے بھی بھلے دن آتے نظر آتے ہیں ؎

ہمارے واسطے یاراں چلی باد بہاری ہے

جنوبی ہند کی کلیسیائیں پرسبیٹرین سب ملکر ایک ہو رہی ہیں۔ زہے طالع۔ امید ہے کہ شمالی ہند کی بھی ایک ہی ہو جائیگی۔ تو یہہ سب بھر ہندوستانی پرسبیٹرین کلیسیا ہو گی۔

حال میں جو بشپ صاحب کی سنڈ ہوئی۔ اس میں بہت کار آمد اور مفید اور خوش کن امید آور باتیں ہوئیں ڈاکٹر ودتا۔ پادری گھوش۔ پادری علی بخش صاحبان کے مضامین مرحبا اور صد آفرین کے قابل تھے۔ پادری گھوش صاحب نے اپنے پیپر میں ایک فقرہ آب زر سے لکھنے کے قابل فرمایا۔ بڑے ادب سے کہ آپ لوگوں (مراد ولایتی صاحبان) کے کلیسیائی تفرقے ہندوستانی کلیسیا کو ہوش سنبھالنے نہیں دیتے۔ خیر یہہ تو مضامین چھپ کر شایع ہو جائیں گے۔ مگر میں اس وقت ایک میٹنگ کا ذکر کیا چاہتا ہوں۔ جو ۹ نومبر کو بوقت شام بہار ٹسکر باغ لاہور میں ہوئی جسمیں دیسی اور ولایتی سب شامل تھے۔ ہندوستانی زبان میں تقریریں تھیں بڑی مزے کی مجلس تھی آخر میں اپنی رائے بھی عرض کرونگا۔ ولایت سے چرچ مشنری سوسائٹی کی پیرنٹ کمیٹی سے ایک پمفلٹ آیا ہے جسمیں ہندوستان یا پنجاب کی چرچ آف انگلینڈ کلیسیا کی آیندہ حالت پر تجاویز سوچی گئی ہیں اور یہاں کے مشنریوں اور دیسیونکی رائے طلب کیگئی ہے۔ یہہ پمفلٹ اُردو اور انگریزی میں مطبوعہ تقسیم کیا گیا ہے۔ ان تجاویز پر بحث کرنے کو یہہ میٹنگ جمع ہوئی۔ اوّل پادری ڈاکٹر وایٹ بریخت صاحب نے اس پمفلٹ کا خلاصہ بیان کیا۔ الف۔ دیسی کلیسیا کا بشپ دیسی ہووے۔ بااختیار ہو۔ یا ولایتی بشپ کے متعلق ہو۔ ب۔ یا کہ صرف ولایتی بشپ ہی رہے۔ ج۔ دیسی کلیسیا کے وہی عقاید ہوں جو چرچ آف انگلنڈ کے ہیں جنکی بنیاد کلام الہی عقاید رسولونکا عقیدہ۔ اتھناسیس کا عقیدہ۔ ۳۹ آرٹیکل۔ د۔ دیسی کلیسیا اپنے ملکی حالت اور ضرورت کے موافق بعض دینی رسومات کو تغیر تبدل کرنیکا اختیار رکھے۔ ضرور نہیں کہ وہ دینی رسومات ٹھیک چرچ آف انگلنڈ کے موافق ہی ہوں۔ مگر کلیسیائی لحاظ سے یہہ ہندوستانی کلیسیا چرچ آف انگلنڈ ہی کے متعلق ہو۔ آخر میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے فرمایا کہ ہماری تو دلی خواہش ہے کہ ہندوستان کی سب مختلف کلیسیائیں ایک ہندوستانی کلیسیا ہو جاوے۔ اسپر دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ صرف پادری ٹامس ہاول صاحب نے آخری بات کی مخالفت کر کے فرمایا کہ ہم چرچ آف انگلنڈ ہیں۔ کبھی پرسبیٹرین نہیں ہونگے اور نہ پرسبیٹرین چرچ آف انگلنڈ ہونگے یہہ ایک ناممکن امر ہے۔ سو ناممکن امر کا تذکرہ ضروری نہیں۔ پادری فتح مسیح صاحب نے فرمایا کہ دیسی بشپ کا تقرر یا کلیسیا کا انتظام تو پرے کی باتیں ہیں آپ مہربانی سے (یعنے مشنری صاحبان) پہلے دیسیونکو کوئی ذمہ واریکا کام تو دیویں۔ آجتک کوئی دیسی پادری کسی ذمہ واری کے کام پر نہیں ہر ایک سر پر ولایتی حکومت موجود ہے۔ ایسا کرنیسے ممکن ہے کہ ہم سے بہت غلطیاں ہوں۔ لیکن اگر آپ برداشت کرینگے تب ہم بھی کسی لائق ہونگے۔

پھر پادری پیلا صاحب مشنری ڈیرہ اسمعیلخاں نے مشنری صاحبان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ دیسیونکو تو نزدیک نہیں آنے دیتے۔ آپ دور بنگلوں میں اونچے پر رہتے ہیں اور دیسیونکو حکم ہوتا ہے کہ باہر ٹھہرو۔ جبتک آپ انکو کانفرنس میں جگہہ نہ دیویں اور یہہ ہمارے بھائی بنکر ہمارے درمیان آکر نہ بیٹھیں۔ اپنا دلی حال نہ سُناویں تبتک یہہ کیا کر سکتے ہیں۔ پہلا کام یہہ ہے کہ دیسی لائق بھائیوں میں سے کانفرنس کے ممبر مقرر ہوں۔ ڈاکٹر پل صاحب دمشنری بنوں نے فرمایا کہ میں اپنے مشن سکول کے لڑکوں کو کہا کرتا ہوں کہ تم میرے ساتھ کشتی کرو۔ وہ انکار کرتے ہیں میں کہتا ہوں کہ جبتک تم میرے ساتھ نہ لڑوگے دوسرے سے لڑکر کس طرح فتح پاوگے سو جبتک ہم دیسی بھائیونکو اپنے ساتھ جنگ کرنیکی اجازت نہ دینگے کہ وہ ہمارے بیچ میں آکر بیٹھیں کھلکر اپنا دلی حال بیان کریں آزادی سے اپنی رائے دیویں خوف کے مارے ہاں میں ہاں نہ ملاویں بلکہ سچی سچی آزادی سے بولیں تبتک کچھ نہیں ہوگا۔ پادری گلفرڈ صاحب نے فرمایا کہ اس پمفلٹ میں اسباب کا ذکر ہے۔ ہو جائیگا۔ پادری پیلا صاحب نے بجواب اُسکے کہا کہ ہو جائیگا نہیں۔ اب ہونا چاہیے کا غذ و نمیں تو ہمیشہ بہت کچھ ہوتا ہے مگر ان باتونکا ظہور بھی کہیں ہوتا ہے۔ اسکے بعد پادری پیلا صاحب نے یہہ رزولیوشن پیش کیا کہ بعض دیسی معزز چُنے جاویں کہ کانفرنس کے ممبر ہوں۔ پادری علی بخش صاحب نے تائید کی۔ پادری وڈ صاحب نے فرمایا کہ جتنے دیسی اس رزولیوشن کو منظور کرتے ہیں ہاتھ اٹھاویں بھلا اسباب کیواسطے کون ہاتھ نہ اٹھاتا ایک ایک کی بجائے دو دو ہاتھ اٹھنے لگے۔ سب نے ہاتھ اٹھا دیے لیکن نتیجہ اسکا کیا ہوا مشنری صاحبانکو معلوم ہوگا کیونکہ دیسیوں نے تو ہاتھ اٹھوائے مگر مشنری صاحبان سے کسی نے نہ پوچھا کہ وہ اسباب کو منظور کرتے ہیں یا نہیں۔ خیر اچھے اچھے خیالات ظاہر کئے گئے جلسہ کے بعد ایک بزرگ مشنری صاحب نے مجھسے دریافت کیا کہ اگر دیسی بھائی کانفرنس میں بیٹھیں تو کیا مشنریونکے خوف کا اثر انپر نہ پڑیگا کہ وہ آزادانہ رائے نہ دیسکیں جبکہ چرچ کونسل میں صرف ایک انگریز چیرمین کی حضوری میں انکی آزادی کی ٹانگ بیں رسا پڑجاتا ہے۔ ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔

وید کے برہمن

سوال ۱۔ برہمن کس کو کہتے ہیں؟

جواب۔ برہمن وید کا وہ حصہ ہے جس میں خصوصاً وید کی رسومات کا مفصل بیان ہے۔ برہمن میں تعلیمی باتیں اور قصے کہانیاں بھی پائے جاتے ہیں۔

س ۲۔ مشہور برہمنوں کے نام تبلاؤ؟

ج ۱۔ رگوید کے دو برہمن ہیں (۱) ایتریہ برہمن (۲) کوشیتکی برہمن۔ اس کو شانکھانیہ برہمن بھی کہتے ہیں۔

۲۔ شام وید کے گیارہ برہمن ہیں (۱) ٹانڈیہ مہا برہمن (۲) شرونبشہ برہمن (۳) سامہ ودھان برہمن (۴) ونشہ برہمن (۵) آرشیا برہمن (۶) دیوتا دھیان برہمن (۷) سمہت اونپشد برہمن (۸) منترا یا چھند وگیا برہمن (۹) جے مینیا یا طلب کار برہمن (۱۰) ستیائن برہمن۔ (۱۱) بلتھبی برہمن۔

۳۔ سیاہ یجروید کا ایک برہمن ہے۔ تیتریہ برہمن۔

۴۔ سفید یجروید کا ایک برہمن ہے۔ شتپتہ برہمن۔

۵۔ اتھروید کا ایک برہمن ہے۔ گوپتھ برہمن۔

س ۳۔ برہمنوں سے کیا کیا خاص باتیں اس زمانے کی نسبت دریافت ہو سکتی ہیں؟

ج ۱۔ پُرش سکتہ میں جو چاروں ذاتوں کا ذکر ہے۔ برہمنوں کے زمانہ میں وہ چاروں ذاتیں بخوبی قائم ہو گئی تھیں۔

۲۔ منتروں کی نسبت برہمنوں میں عاقبت کی نسبت زیادہ صاف تعلیم پائی جاتی ہے۔

۳۔ برہمنوں میں نیک اعمال کے نیک اجر اور بد اعمال کے بد اجر ملنے کا بیان پایا جاتا ہے۔

۴۔ برہمنوں میں آواگون کی تعلیم بھی کسی قدر نظر آتی ہے۔ یہہ زمانہ مابعد کی طرح صاف نہیں پائی جاتی ہے۔

۵۔ برہمنوں قربانیوں کا بیان بہت ہی مفصل پایا جاتا ہے۔

۶۔ برہمن میں انسان کو بھی قربانی میں چڑھانے کا ذکر ہے۔

۷۔ منتروں کی نسبت برہمنوں میں گائے کی قربانی اور گائے کا گوشت کھانے کے لئے استعمال کرنیکا بیان زیادہ صاف ہے۔

س ۴۔ برہمنوں سے قربانی کے کیا کیا مقاصد ظاہر ہوتے ہیں؟

ج ۱۔ قربانی سے دیوتونکی پرورش ہوتی ہے۔

۲۔ قربانی سے گناہ کا کفارہ ہوتا ہے (دیکھو کرم مارگ)

۳۔ قربانی سے غیر معمولی طاقتیں حاصل ہوتی ہیں۔

س ۵۔ اس زمانے میں سب سے مشہور قربانی کیا تھی؟

ج۔ گھوڑے کی قربانی جسے اشومیدیگ کہتے ہیں

س ۶۔ رامائن مہابھارت وغیرہ کتابوں میں اشومیدیگ کا کیا بیان ہے؟

ج۔ اکثر بڑے بڑے بادشاہ یہہ یگ کیا کرتے تھے۔ پیشتر ایک گھوڑے کو اس یگ کے لئے مخصوص کر کے چھوڑ دیتے تھے اور اس گھوڑے کی حفاظت کے لئے ایک فوج اس کے ساتھ بھیجی جاتی تھی۔ جن ممالک میں سے وہ گھوڑا بلا روک ٹوک گذر جاتا تھا وہ ممالک اس بادشاہ کے ماتحت سمجھے جاتے تھے لیکن اگر کہیں وہ گھوڑا روکا جاتا تھا تو اس گھوڑے کو چھڑانے کے لئے وہاں ایک بڑی جنگ برپا ہوتی تھی۔ یوں جب کُل ممالک کو جیت کے گھوڑا واپس آتا تھا تو بڑی دھوم دھام سے اس گھوڑے کو قربانی میں چڑھاتے تھے۔ گھوڑے کے اعضا مختلف حصوں میں تقسیم کئے جاتے تھے جن میں سے ایک خاص عضو جان کی بیوی کو یعنے رانی کو ملتا تھا جس کا بیان کرنا بہت ہی شرمناک ہے۔

س ۷۔ رامائن میں رام چندر کی پیدائش کے بارے میں کیا ذکر ہے؟

ج۔ راجہ دسرتھ کے کوئی بیٹا نہ تھا۔ اس نے بیٹے کی تمنا سے ایک اشومیدھ یگ کیا۔ رامائن کے بال کانڈ میں لکھا ہے کہ رانی کوسلیا جی بڑی خوشی سے اس گھوڑے کے ساتھ ایک رات رہی (اس واقعات کا بیان سنسکرت رامائن ہی میں مندرج ہے اب تک کسی نے بھاشا میں ترجمہ نہیں کیا) اب اس کا انگریزی ترجمہ ہوا ہے۔

See English translation page 38 as alluded to in the account of the Vedas p. 59)

وید کے اونپشد

سوال ۱۔ اونپشد کس کو کہتے ہیں؟

جواب۔ اونپشد وید کا وہ حصہ ہے جس میں فیلسوفانہ خیالات پائے جاتے ہیں۔

س ۲۔ لفظ اونپشد کی وجہ تسمیہ بیان کرو؟

ج۔ یہہ لفظ مصدر "شد" سے نکلا ہے جس کے دو معنے ہیں۔ اوّل ناش کرنا۔ دوئم چلنا۔ پہلے معنے کے مطابق اونپشد وہ علم ہے جس سے اگیان یعنے حماقت دور ہوتی ہے۔ اور دوسرے معنے کے مطابق اپنشد وہ علم ہے جو گرو کے پاس چلکر سیکھنا پڑتا ہے۔

س ۳۔ اونپشد وید کی کونسی تصنیفات سے خاص تعلق رکھتا ہے؟

ج۔ وید کے برہمنوں سے اونپشد خاص تعلق رکھتا ہے۔ برہمنوں کے ایک حصہ کو آرنیک Aranyak

بقیہ

آواگون؟

ب

خیال تناسخ کا آغاز کب سے ہوا؟

تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ آواگون کا خیال ہندو آریوں میں اسی وقت سے جاری ہوا جب ان کی فلسفہ کی کتابیں جن کو اُپنِشد کہتے ہیں لکھی گئی تھیں اور انہیں ایام میں منو کا دھرم شاستر تیار ہوا تھا۔ اُپنشد جو شمار میں بہت سے ہیں ویدوں کے بعد لکھے گئے تھے۔ مگر مختلف وقتوں میں پروفیسر میکس مُلر صاحب لکھتے ہیں کہ ٹھیک وقت ہر ایک کی تصنیف کا معین کرنا محال ہے۔ وہ اپنشد جو ویدوں اور برہمنا اور آرنیاک کے متعلق ہیں سب سے پرانے اور الہامی (سرُوتا) سمجھے جاتے ہیں اور سنہ ۶۰۰ء سے پہلے کے ہیں۔ اور وید منتروں کی تاریخ قبل مسیح سنہ ۱۲۰۰ قرار دی جاتی ہے۔ اور منوسمرتی اُپنشدوں کے بعد ہے۔ (انگریزی ترجمہ اُپنشد۔ دیباچہ صفحہ ۶۵-۶۹ میکس مُلر) سر مانیر ولیمس صاحب منوسمرتی کو مسیح سے ۵۰۰ برس پہلے بتلاتے ہیں۔ قریباً انہیں ایام میں گوتم بُدھ ہوا تھا۔ (India Wisdom page 207)

مگر ڈاکٹر بُہلر صاحب اپنے انگریزی ترجمہ منوا دھرم شاستر کے دیباچہ کے صفحہ ۱۱۴ پر لکھتے ہیں کہ اس کتاب کا متن جیسا کہ موجود ہے سنہ ۱ء اور سنہ ۲۰۰ء کے درمیان تالیف کیا گیا تھا۔ ان تاریخوں سے یہہ پتا ملتا ہے کہ ہندوؤں کے خیالات کتنے کتنے عرصے کے بعد بدلتے رہے۔ اب ان اُپنشدوں اور منوسمرتی میں بیان ہوا ہے کہ ہر آدمی پر اُس کی موت کے بعد تناسخ کا دَور شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ کوشی تکی اُپنشد جو رگ وید کے متعلق ہے۔ اس کے پہلے ادھیائے۔ آیت ۲ میں یوں لکھا ہے۔

"اور کتر انے کہا سب جو اس دنیا (یا جسم) سے جاتے ہیں چاند کو جاتے ہیں پہلے (روشن) نصف میں چاند ان کی روحوں سے خوش ہوتا ہے۔ دوسرے (تاریک) نصف میں چاند اُن کو روانہ کر دیتا ہے کہ پھر پیدا ہوویں۔ دراصل چاند سورگ لوک (آسمانی دنیا) کا دروازہ ہے۔ اب اگر کوئی آدمی چاند پر اعتراض کرے (اگر کوئی وہاں کی زندگی سے خوش نہ ہو) تو چاند اس کو رہا کر دیتا ہے۔ لیکن اگر کوئی آدمی اعتراض نہ کرے تو چاند اس کو بطور بارش کے اس زمین پر بھیجتا ہے اور وہ اپنے کاموں کے مطابق اور اپنے گیان کے مطابق کرم یا کیڑا یا مچھلی یا چڑیا یا شیر یا سؤر یا سانپ یا باگھ یا آدمی یا کچھ اور ہو کر مختلف جگہوں میں پیدا ہوتا ہے۔"

چندوگیا اُپنشد۔ پراپاتھکا ۵۔ کھانڈ ۳-۱۰ میں پانچ سوالوں پر بحث ہوئی ہے

(۱) "کیا تم جانتے ہو کہ لوگ یہاں سے کس جگہہ کو جاتے ہیں"؟

(۲) "کیا تم جانتے ہو کہ وہ پھر کس طرح واپس آتے ہیں"؟

(۳) "کیا تم جانتے ہو کہ دیوتوں کی راہ اور پتروں کی راہ کہاں جُدا ہوتی ہیں"؟

(۴) "کیا تم جانتے ہو کہ وہ عالم کیوں کبھی بھرپور نہیں ہو جاتا"؟

(۵) "کیا تم جانتے ہو کہ کیوں پانچویں خیرالی بندرانہ میں پانی کو متن کہا ہے"؟ دریا پانی کیوں آدمی کی آواز رکھتا ہے"؟

اور چھتری راجا جےؔ ولی نے گوتم کو ان سوالوں کے جواب میں وہمی اور بے معنے سی باتیں سُنا کر آخر یہہ نتیجہ سُنایا کھانڈ ۱۰ آیت ۶ و ۷۔

"جب قربانی دینے والا گہرا (یا تُرم) بن چکا تو پھر بادل بن جاتا ہے اور بادل بنکر وہ پانی برسنے لگتا ہے۔ پھر وہ دھان اور گیہوں اور ساگ پات اور درخت اور تل اور لوبیا بن کے پیدا ہوتا ہے اور یہاں سے رہائی پانے میں بڑی مشکلیں ہوتی ہیں۔ کیونکہ آدمی خواہ کوئی ہوں جو خوراک کھاتے اور اولاد پیدا کرتے۔ وہ اب سے ان کی مانند ہو جاتے ہیں۔"

"وہ جن کی چال چلن نیک رہی ہے بہت جلدی کوئی نیک جنم پائیں گے۔ کسی برہمن یا چھتری یا ویس کا جنم۔ لیکن وہ جن کی چال چلن بُری رہی ہے بہت جلدی کوئی بُرا جنم پائیں گے۔ کسی کتّے یا سؤر یا چنڈال کا جنم۔"

Sacred Books of the East Volume I Upinshoda.

یاد رہے کہ یہہ خبریں اور ہدایتیں ان کے واسطے ہیں جن کی ہستی پہلے پہل آدم جون سے شروع ہوئی ہے نہ کہ ان کے واسطے جو کتّے یا سؤر یا باگھ یا کیڑے ہیں اور پہلے کبھی انسان تھے۔ ایسی خبروں سے ان جانوروں کو کچھ فایدہ بھی نہیں پہنچ سکتا ہے۔ آواگون کا خیال تو جاری ہو گیا تھا یعنے اُپنشدوں کے زمانہ میں لیکن آدمی کے اس جنم سے پہلے اس کا کوئی اور جنم ثابت نہیں ہے۔

نیپال میں ابھی تک ستی ہونے کا رواج ہے اور ستی ہونے والی طرح طرح کے عذاب سے آگ میں جلائی جاتی ہے افسوس صد افسوس؟

بقیہ

چندر لیلا سادھنی کا قصہ

آٹھواں باب

چندر لیلا کا منادی کرنا اور اپنی ہی محنت سے اپنے لئے خوراک پیدا کرنا

اسی عرصہ میں ڈاکٹر فلپ صاحب کا دورہ کرنے کا وقت قریب آگیا اور وہ مدناپور کے ضلع میں دورہ کرنے کو آئے۔ چندر لیلا ان کی مدد کے واسطے مرشدآباد کی طرف واپس آئی۔ اور جب وہ دورہ کے واسطے آگے جانے لگے تب صاحب نے چندر لیلا سے کہا کہ میں نہیں چاہتا کہ تم بے خرچ رہا کرو۔ کیونکہ جب تم ہندو فقیرنی بنی ہوئی تھیں۔ لوگوں سے جاکر بھیک مانگ سکتی تھیں اور لوگ بھی ایسے موقعہ پر بے عذر خیرات کرتے ہیں۔ لیکن اب شاید کسی وقت تم کو کھانا نہ دیں تو بڑی تکلیف اُٹھانی پڑیگی۔ تم میری صلاح مانو اور ایک کتابوں کی تھیلی اپنے ساتھ لے جاؤ اور ان کو بیچکر جب ضرورت ہو اپنے واسطے خرچ کرو۔ چندر لیلا نے یہہ بات مان تو لی لیکن دل میں خیال رہا کہیں آم اور لکڑیوں کی طرح اب بھی نہ ہو۔ کتابوں کی تھیلی لیکر وہ روانہ ہوئی۔

ان میں سے چند کتابیں چندر لیلا نے فروخت کیں۔ لیکن جب وہ بڑے بڑے شہروں میں سے گذرتی اور بڑی بھیڑ سامنے ہوتی۔ وہ لوگوں کو کلام سُنانے لگتی۔ اور سُنانے اور سمجھانے میں ایسی مشغول ہوتی کہ کتابوں کی بابت بالکل بھول جاتی تھی آخر کو ایک دن ساری کتابیں تھیلی میں سے چوری ہو گئیں صاحب کے پاس واپس جاکر سارا حال ان سے بیان کیا۔ اور تھیلی واپس دیکر کہا جناب میں دنیا کے کام میں خیال نہیں لگا سکتی۔ میرا صرف یہی کام ہے کہ اپنے نجات دینے والے کی مرضی بجالاؤں اور گنہگاروں کو خوشخبری دوں۔

آخر کو پادری صاحب نے زبردستی اس کو کچھ نقدی دی۔ اور کہا کہ اپنے پاس رکھو کسی وقت کام آئے گی۔ خداوند مسیح نے اس کے دل میں یہہ خواہش مستقل کردی کہ مدناپور کے ضلع میں ہر ایک گاؤں میں اور ہر ایک گھر میں ہر ایک انسان کو مسیح مصلوب کی منادی کرے۔ اور اس نے ایسا ہی کیا۔ لیکن اپنا کام نجات دینے والے سے دعائیں مانگ کر کرتی تھی۔ اور اس سارے دورے میں اس نے چھ ماہ خرچ کئے۔ کئی لوگ چندر لیلا کا کلام سُنکر ایمان لے آئے۔ اور بعضوں کو ان کے گھروں سے جواب ملا۔ لیکن چندر لیلا نے ان نکالے ہوئے لوگوں کی خبر لی۔ اور خدمت کی۔ جب تک ان کا اور کوئی انتظام نہ ہوا۔ کچھ عرصہ کے بعد چندر لیلا کا ایک بھتیجا اس کے ملنے کو آیا۔ چندر لیلا نے اس جوان کو بھی نجات کی خوشخبری دی۔ اور خدا سے دعا مانگتی تھی کہ تو ہی اس کی رہنمائی سچائی کی طرف کر۔ یہہ جوان کچھ عرصہ کے بعد مسیحی ہو گیا اور چاہتا تھا کہ بپتسمہ لیوے لیکن اس سبب سے کہ نابالغ تھا اپنے والدین کے پاس واپس جانا پڑا۔ کچھ عرصہ کے بعد چندر لیلا کا بھتیجا اس دنیائے فانی سے گذر گیا۔ لیکن اس کی پھوپھی کو کامل یقین تھا کہ اس نے فوت ہونے سے پہلے نجات پائی۔

چندر لیلا نے کئی ایک ضلعوں میں مشنری صاحبان کے ساتھ کام کیا۔ اور جس طرح ڈاکٹر فلپ صاحب کے ساتھ خدا کا کام کرتی تھی۔ اسی طرح اوروں کے ساتھ بھی کرتی رہی۔ لیکن اب چندر لیلا کے دل میں یہہ خیال آیا کہ خداوند کی مرضی ہے کہ میں دور دور جاکر نجات دہندہ کی خوشخبری دوں۔ اور اسی واسطے دور سفر کرنے کا بندوبست اور تیاری کی۔

بالاوسط انسانی قد کتنا لمبا ہے؟

اس سوال کا معقول جواب دینا نہایت مشکل ہے کیونکہ کوئی شخص تمام دنیا کے باشندوں کو ناپ کر اوسط نہیں لگا سکتا۔ تاہم ایک محقق نل ہال نامی کی رائے یہہ ہے کہ انسانی قد بالاوسط پانچ فٹ اور ساڑھے تین انچ لمبا ہے۔ مسٹر نل ہال نے اثنائے تحقیقات میں اکیس ممالک کے باشندوں کو زیر بحث رکھا ہے۔ اور لیپ لینڈی لوگوں کے قد کا بھی خیال کیا ہے جو کہ لمبائی میں بالاوسط پانچ فٹ سے کچھ ہی زیادہ ہیں لیکن لیپ لینڈی لوگوں کے ناٹے قد سے زیادہ فرق نہیں آسکتا۔ کیونکہ دوسری جانب پٹیاگونہ کے باشندوں کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے جو کہ لمبائی میں پانچ دس انچ سے بھی کچھ زیادہ ہیں۔ چونکہ تحقیقات سے یہہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ عورتوں کا قد مردوں کے قد سے بقدر چار انچ کے کم ہوتا ہے۔ اس لئے مذکورہ تحقیقات کو مدنظر رکھکر یہہ دعویٰ باسانی کیا جا سکتا ہے کہ تمام دنیا کے انسانوں کا قد بالاوسط پانچ فٹ ساڑھے تین انچ ہے۔ چند ایک مقام ایسے بھی ہیں کہ جہاں کی عورتوں کا قد غیر معمولی طور پر بڑا ہے۔ مگر یہہ باتیں مذکورہ بالا قاعدے کو غلط ثابت نہیں کر سکتیں۔

+ +

واقعات اور آرائیں

چین کی ایذا رسانی کی کچھ کیفیت۔ چین میں حال کی ایذا رسانی نے ثابت کر دیا ہے کہ وہاں کے دیسی مسیحیوں میں بہت سے سچے ایماندار اور مسیح کے بہادر سپاہی ہیں۔ ذیل کا دردناک بیان چیفو شہر سے ڈاکٹر جارج کنگ صاحب نے لکھا ہے "بہت سے پادری صاحبان بھاگ کر یہاں پناہ گزیں ہوئے ہیں۔ اور اب دیسی مسیحی بھی بھاگ بھاگ کر آ رہے ہیں۔ ہم نے اپنے چھوٹے ہسپتال میں چودہ پندرہ اشخاص کو پناہ دی ہے۔ ان میں ایک ضعیف مسیحی مناد بعمر ۷۵ برس بھی ہے اگرچہ بوڑھا مگر بہت سرگرم ہے اور وفاداری سے کام کرنے والا ہے۔ اُسے باکسروں نے پکڑ لیا اور اس کی دونو کلائیاں باندھکر لٹکا دیا اور اس کے پاؤں میں بھاری پتھر باندھ دئے اور مار مار کر اس سے دریافت کرنے لگے کہ "آیا اب بھی تو مسیحی ہے"؟ اس نے بے دھڑک ہو کر جواب دیا "ہاں میں مسیحی ہوں"۔ تب انہوں نے اس کی کلائیوں کو انگاروں سے جلایا پر بیفایدہ۔ وہ اس کو اس کے ایمان سے نہ ہٹا سکے۔ آخر کار اس کو چھوڑ دیا اور وہ بڑی مشکل سے گرتا پڑتا کسی نہ کسی طرح گھر پہنچ گیا۔ وہاں اس کے گھاؤ سڑنے لگے اور اس کے رشتہ دار میرے پاس لے آئے ہیں۔ اس کے دونوں ہاتھ کہنی تک جلے ہوئے اور کھال اُدھڑی ہوئی ہے۔ اس جگہہ کے گھاؤ جہاں رسی باندھی ہوئی تھی بہت ہی بُری حالت میں ہیں۔"

اس ایذا رسانی کی نسبت اخبار ٹارنٹو گلوب میں کنیڈین پرسبیٹیرین مشن کے پادریوں کے چند خط بھی شائع ہوئے ہیں۔ جن میں سے ذیل کی دردناک کیفیت جو ہمارے ہم عصر مخزن مسیحی نے اخذ کر کے لکھی ہے شائع کرتے ہیں۔ "جب کہ سنشائین میں غدر مچا تو وہاں کے پادری و میم و مس صاحبان کو بھاگنا پڑا۔ دو چھکڑوں پر اپنے بال بچوں اور ضروری اسباب کو لاد کے سرائے کے پھاٹک سے نکلنے لگے جوں دروازے سے نکلے۔ وہ جان گئے کہ لوگ حملہ کرنے پر آمادہ ہیں۔ کیونکہ اچانک ہی ہزاروں آدمی کی بھیڑ جمع ہونے لگ گئی تھی پر بیچارے کیا کر سکتے تھے۔ دعا کر کے اپنے تئیں خدا کے ہاتھ میں سونپ کے گاڑیوں کو ہکوا دیا۔ گو بھیڑ بکثرت تھی پر شہر کے پھاٹک تک سب خاموش رہے پر جوں ہی دروازے کے باہر دو تین سو قدم نکلے کیا دیکھتے ہیں کہ کوئی چھ سو آدمی تلواریں۔ بندوقیں پتھر۔ اینٹیں۔ لاٹھیاں وغیرہ لئے سامنے موجود ہیں۔ مسٹر گوفورتھ اپنی میم صاحبہ سے کہہ رہے تھے کہ خیریت نہیں معلوم ہوتی کہ اتنے میں سو ڈیڑھ سو آدمی ایکدم اوپر چڑھ آئے اور اینٹوں اور پتھروں کی بوچھاڑ مچا دی۔ آگے اور پیچھے سے انہوں نے گھیر لیا اور پہلے خچروں کو زخمی کر دیا کہ وہ بھاگ نہ سکیں۔ پھر یکبارگی آدمیوں اور گاڑیوں پر لپکے۔ مسٹر گوفورتھ نے چلا چلا کے پکارا کہ "سب مال لیلو پر مارو مت"۔ پر کون انکی سنتا تھا۔ چاروں طرف سے لاٹھی اور تلوار چلنے لگیں۔ الغرض جوں توں عورتیں اور بچے اور مسٹر ہٹ پتھر اور اینٹوں کی چوٹوں کو چھوڑ کر کچھ سلامت بچ نکلے۔ مسٹر گرفتھ کے دونو ہاتھ اور سر پر تلوار سے زخم لگے۔ مسٹر میکنزی کے سر اور ناک میں ضرب شدید آئی۔ مسٹر گوفورتھ پر تو بطرح لاٹھیاں اور پتھر پڑے اور سر اور بائیں ہاتھ پر تلوار کے بھاری گھاؤ لگے۔ ڈاکٹر لیسلی سب سے زیادہ مجروح ہوئے انکے دہنے گھٹنے اور دہنی کلائی پر ایسے کاری زخم لگے کہ انکا درست ہونا محال ہے۔ پر اُن بدذاتوں نے اتنے ہی پر اکتفا نہ کیا بلکہ جیوں سب اِدھر اُدھر بھاگے جاتے تھے انہیں پکڑ پکڑ کر سب چیزیں جو انکے جسموں پر تھیں۔ گھڑی۔ قلم۔ بیٹ۔ جوتے قمیص وغیرہ چھین لیں۔ مسٹر گرفتھ کے پاس صرف ایک قمیص اور ایک پائجامہ بچا۔ اور گوفورتھ صاحب کے پاس سوا ایک پائجامے کے اور کچھ نہ چھوڑا۔ اسموقعے پر یہہ ذکر کرنا واجب ہے کہ نوکروں میں سے سوا دو دیسی مسیحیوں اور ایک لڑکے کے کوئی ہمراہ نہ آیا اور ایک نے انمیں سے تمام سفر میں بڑی امداد پہنچائی باوجود اسکے کہ اسکے دونو پاؤں گھایل اور زخمی تھے۔ اسکو بھی اس مار پٹائی کیوقت بہت دھمکایا لٹکایا پر اُسنے بچے کو نہ چھوڑا۔ جو سپاہی انکی ہمراہی میں گئے تھے انمیں سے چند جوانمردی سے لڑے شاید ایک مارا بھی گیا پر انمیں سے دو مخالفوں کی طرف ہو گئے۔ خیر کسی نہ کسی طرح گرتے پڑتے سب راہ کے کنارے ایک چوکی کے پاس جمع ہوئے جہاں عورتوں کے سائے پھاڑ پھاڑ کے زخموں کے گھاؤ بغیر دوائی یا دھوئے باندھے گئے اور ویسے ہی باندھے راستے میں بھیک مانگتے ہوئے (کہیں پاتے تھے اور کہیں نہیں) وہ ینگفو پہنچے۔ وہاں کے حکام نے بھی انکے ساتھ بدسلوکی کر کے یہہ کہا کہ سرائے میں جگہہ نہیں اور ہم تمہیں یہاں پناہ نہیں دے سکتے تم یہاں سے نکل جاؤ"۔ نوکروں کو دھمکایا کہ انکا ساتھ چھوڑ دیں خوش قسمتی سے گاڑیوں میں دو بکس بچ رہے تھے ان پر ان افسروں نے ہاتھ مارا اور نصف کی چیزیں نکال کے باقی لوگوں کو لٹا دیں۔ گاڑیبان بھی مکر کرنے لگے پر انکو ڈانٹ ڈپٹ کے بھاگنے سے روکا اور وہاں سے آدھی رات کو چل نکلے۔ اندھیرے میں دو شخص بھٹک گئے پر بھیک مانگتے ہوئے وہ دوسرے دن پھر آملے اور یوں وہ سب عجیب طرح سے بچکے فیو چنگ میں سلامت پہنچگئے اور خدا کا شکر بجالائے۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ خانسی کے پادری صاحبان بھی مصیبت میں گرفتار ہوئے۔ شہر کو چھوڑ کے وہ ہانگکانگ کو بھاگا چاہتے تھے پر راستے میں پیلو دریا حائل تھا۔ پر وہاں آکر انہوں نے کوشش کی کہ کوئی انہیں پار اُتار دے پر کوئی ان پر ترس نہ کھاتا تھا۔ تین دن تک وہ دریا کے شمالی ساحل پر

سلسلے کیلئے دیکھو صفحہ ۱۲ کالم سوم

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت دو کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]

نوٹس

واضح رہے کہ کسی نئے خریدار کے نام اخبار نور افشاں لودیانہ بغیر قیمت پیشگی ارسال کئے جاری نہیں ہوگا۔ پر صرف ایک دفعہ نمونہ کا پرچہ ارسال کیا جاویگا۔ جبکہ کوئی نیا خریدار اخبار لینے کی درخواست کرتا ہے۔ اور نیز ارسال کسی خریدار کو تخفیف قیمت اخبار نہ ہوگی۔ اجرت چھپائی اشتہار فی سطر زیادہ مرتبہ کیلئے نصف اجرت

اڈیٹر

مایوس مریضوں کو مژدہ

از ۱۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء تا ۱۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء

اگر آپ کسی عارضہ سے لاچار ہیں۔ معمول معالجہ یونانی و ڈاکٹری کر کے ناکامیاب ہیں تو مجھے تبلائے آپکو طریق سلامتی بتلاؤں ؛

المشتہر

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما شفاخانہ انگریزی یونانی لاہو

شہر برج واٹر میں اڈمرل بلیک کا بت نصب کیا گیا صاحب ممدوح اسی شہر میں پیدا ہوئے تھے ؛

اشتہار

سنڈ ہند کے ہندوستانی ممبران براہ مہربانی بہت جلد سنڈ میں آنے کے ارادے وغیرہ کی نسبت پاسبان کلیسیا لودیانہ کو اطلاع دیں۔ اس سے ان کو آرام ملیگا۔ اور لودیانہ کی لوکل کمیٹی معقول بندوبست کر سکیگی۔ علاوہ ممبران کے اور صاحبان بھی جو اس موقعہ پر تشریف لانا چاہتے ہیں یکم دسمبر سے پہلے اطلاع دیدیں بصورت پہلے اطلاع نہ دینے کے لوکل کمیٹی کسی قسم کے انتظام کی ذمہ وار نہ ہوگی ؛

بقیہ سہ سالہ سنڈ لاہور

آخر میں میری عرض شریف صاحبان کی خدمت میں یہہ ہے کہ چرچ آف انگلنڈ ہندوستان میں انگلنڈ کی کلیسیا کی شاخ ہے۔ اور چرچ آف انگلنڈ کا واسطہ گورنمنٹ سے ہے جیسا کہ بشپ آف کنٹربری دنیا میں چرچ آف انگلنڈ کی کلیسیا کے سر ہیں۔ ویسے ہی حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دامت ملکہا حامی دین کا خطاب رکھتی ہیں۔ سو جسطرح انگلنڈ میں کلیسیا کا انتظام ہے ہندوستان میں کیوں نہیں کیا جاتا۔ جیسا ولایت میں ہر گرجا کے متعلق سرکار سے زمین وغیرہ دی ہوئی ہے ویسے ہی یہاں سرکار چرچ آف انگلنڈ کے گرجاؤں کے متعلق زمین وقف کر دے۔ تب پاسٹر اور بشپ آسانی سے مقرر ہو سکینگے۔ کہلانیکو تو ہم چرچ آف انگلنڈ کہلاویں تعلق ہمارا ولایت سے ہو مشہور ہم سرکاری کلیسیا ہوں۔ یہانتک کہ بقول پادری ٹامس ہاول (صاحب) ہم ریسپیرٹ سے نہ ہل سکیں۔ اور انتظام ہمکو ذرا کرنا پڑے۔ پھر تو ہمکو یہہ طریقہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ ہماری کلیسیا کا ولایت کا سا انتظام ہو جائے تب سب مشکلات حل ہو جاوینگی اور اگر یہہ نہ ہو تو خیر آپ کی مہربانیاں ہیں۔ خواہ ہمکو کانفرنس میں بٹھا دیویں یا ہمارے لئے بشپ مقرر کر دیویں۔ ہم پر وہی پنجابی مثل صادق آویگی۔ بیگانی دہی سالکو جیسے آپکا انتظام آپکا انجیز رگ ہم بچے آپ ہمکو سکھائیں ہم بھی بہتر شو بیاموز کا درد رکھینگے آخر میں جناب زنان ایلیمری کن کے خیال پر ختم اور ہم لوگ [illegible]

بقیہ کیفیت چین دیکھو صفحہ ۱۱

دھوپ میں بھوکے پڑے رہے اور لوگوں نے اُنکے کپڑے تک اُتروا لئے اور اُنہیں بُری طرح پیٹا۔ ایک عورت ماری گئی اور دو لڑکیاں بھوکوں مر گئیں تینوں وہیں مدفون ہوئیں۔ آخرش کسی طرح وہ پار آئے اور شہر میں جا کے حکام سے اپنا حال کہا پر بالعوض ہمدردی کے انہوں نے کہا کہ یہ خیر ہوئی کہ تم لوگ دو ایک دن بیشتر نہیں آئے نہیں تو سب قتل کئے جاتے کیونکہ حکم تھا کہ سب ولایتی مارے جائیں پر وہ حکم اب منسوخ ہو گیا ہے۔ انکو اپنے شہر سے جانے دیا اور وہ گاؤں گاؤں مارے پھرتے اور مار کھاتے ہوئے آگے بڑھے دو ممبوں کے زخموں میں کیڑے پڑ گئے اور وہ دو نوجوان بحق تسلیم ہوئیں۔ جبکہ یہہ لوگ تینگ کے پاس سے ہو کے گذرے انہوں نے سُنا کہ وہاں تیس پادری ایک گھر میں بند ہیں اور دوسرے دن جلائے جانے پر تھے یہہ دہشتناک خبر سُنکے وہ وہاں نہیں ٹھہرے اور مرتے گرتے ہانگکانگ پہنچے ان تیسوں پادریوں کی ٹھیک خبر نہیں ملی۔ ایک اور گروہ کا ذکر ہے کہ تین سویڈش لیڈیز بغیر کسی مرد کے ایک شہر سے بھاگ نکلیں۔ لوگوں نے انہیں پکڑ لیا اور انکے کپڑے وغیرہ چھین کے انہیں میلوں تک لوگوں کے بیچ سے ٹھٹھے اور تمسخر کرتے ہوئے لیگئے اور تب انکے سروں کو جھکا کر تلوار سے انکے سر کو تن سے جُدا کیا پر ایک انمیں سے بول اُٹھی کہ "مارنے سے پیشتر مجھے کچھ بولنے کی اجازت دو" اور اسکی باتیں ایسی تاثیر کر گئیں کہ وہ زندہ بچ گئیں۔ ایک ان میں سے تو پاگل ہوتے ہوتے بچ گئی وہ بار بار یہہ پکار اُٹھتی تھی "مجھے گھر کیوں نہیں بھیجدیتے" یہہ ایک سے ایک غمناک بیانات ہیں پر سب کا کہانتک بیان ہو سکے۔ خدا کا شکر ہو کہ اس نے ان لوگوں کو تو ایسی عجیب طرح سے رہائی بخشی اور ہماری دعا ہے کہ جتنے ابھی تک خطر میں پڑے ہیں انکو خدا کی خاص حفاظت بخشی جاوے اور کہ یہہ کل مصیبتیں اور سختیاں بھی اسکے ہاتھ میں وسیلہ ٹھہریں کہ جس سے اسکی صلح والی سلطنت اس ملک میں قایم کی جاوے۔ آمین ؛

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ مینیجو اڈیٹر اخبار نور افشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ ایم وائلی کے اہتمام سے چھپا ؛